Vol.5 No. 2 2022

JAHAN E TAHQEEQ جہانِ تحقیق

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

سامی اور غیر سامی مذاہب کے مقدسات اور اُن کی تعظیم اسلام کی نظر میں

خلیل احمد یوسفی*

محمد ابراہیم طاہر کیلانی**

حافظ بابر حسین***

ABSTRACT:

There are different religions exist in the world. Religions of the world can be categorized into Semitic religions and non- semitic religions. The term Semitic religions most commonly refers to the Abrahamic religions, including Islam, Christianity and Judaism. Non- semitic religions can be referred as Sikhism, Hinduism, Brahminism, Buddhism, Jainism, etc. All these religions, whether semitic or non-semitic have their holy ones which may include their holy places, holy books, holy festivals, worships, sacred personalities. Followers of that religion have heartfelt commitment with their religious holy ones. So, to bring peace and harmony in society, it is very necessary for every person of society that he should respect the holy ones of not only his religion but also other religions. As Islam is religion of peace and tolerance so Islam is emphasizes to respect the holy ones of all religions to bring peace and avoid violence in society.

Keywords: holy, semitic religion, non-semitic religion

کسی بھی دین ومذہب کے لیے اس کے مخصوص کیے ہوئے مقامات اور مقدسات کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ جسے وہ اپنے دل وجان کے قریب تر سمجھتے ہیں۔ان مقدسات کو اہمیت اس لیے ملتی ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی نسبت ایسی جگہوں سے ہوتی ہے۔ بیت المقدس(مسجد اقصیٰ)بنی اسرائیل کے تمام انبیاء اور ان کی اقوام کی لیے ایک تقدس کا حامل مقام رہا ہے، جس میں عبادت کرنا وہ اپنے لیے عزّو اکرام کا باعث سمجھتے تھے۔ داؤد علیہ السلام نے بیت المقدس کی تعمیر کی، جبکہ باقی ماندہ تعمیر حضرت سلیمان علیہ السلام نے کروائی، اس طرح سے مسجد اقصیٰ کو رب تعالیٰ کی طرف سے خصوصی اہمیت اور اکرام عطا کیا گیا۔ پھر اسلام نے بھی قبلہ اوّل کا تقدس بر قرار رکھا اور اس میں نبی محتشم ﷺ نے تمام انبیاء علیہم السلام کی امامت کروا کر اس پر فضیلت کی ایسی مہر ثبت فرمادی ہے، قیامت تک کے مسلمانوں کے دلوں میں قبلہ اول کی اہمیت اور فضیلت جاگزیں رہے گی۔ روئے زمین پر اسی بیت المقدس کو وہ شرف حاصل ہوا ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا اس میں اجتماع ہوا اور باجماعت نماز ادا فرمائی گئی، یہ اعزاز کسی اور جگہ کو حاصل نہیں۔

اسی طرح یہودیوں کے لیے ارضِ اسرائیل اور خصوصاً یروشلم کے قریب دیوارِ گریہ تقدس کا درجہ رکھتی ہے۔

یروشلم یا القدس ہی عیسائیوں کے لیے مقدس ترین مقام کا درجہ رکھتا ہے۔ اسی طرح زیتون پہاڑ(Olive mountain) بھی عیسائیوں کے ہاں مقدس ترین مقام کا درجہ رکھتا ہے۔ اسی طرح الحرمین الشریفین (مکہ اور مدینہ شریف) دونوں ہی مسلمانوں کے لیے مقدس مقامات کا درجہ رکھتے۔ ان کی طرف سفر اور ان کی زیارت مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہے، اور ان مقامات میں اللہ کے شعائر ہیں، جن کی تعظیم و احترام مسلمانوں کے ہاں افضل ترین عبادت میں شامل ہے۔ دنیا بھر کے مسلمانوں کے قلوب واذہان میں حرمین کی عزت واحترام اور ان کی توقیر مسلمہ حیثیت رکھتی ہے۔

<u>یہودی مذہب کے مقدسات:</u>

- ❖ تہوار:

شابات(سبت) کا آغاز جمعہ کی شام سورج کے ڈھلنے پر ہوتا ہے اور اختتام ہفتہ کی رات کو تین ستارے نظر آنے پر۔[1]

- ❖ <u>عبادات</u>

* ایم فل اسلامی فکر و تہذیب، شعبہ اسلامی فکر و تہذیب، یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور

** لیکچرر، شعبہ علوم اسلامیہ، دی یونیورسٹی آف لاہور، لاہور

*** ایم فل علوم اسلامیہ، سیرت النبیؐ، یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور

Vol.5 No. 2 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

روز کی تین عبادات مقرر ہیں جن میں سے صبح اور دوپہر کی فرض ہیں اور شام کی اپنے آپ پر واجب کی جاسکتی ہے۔یہودیت میں دیگر احکام اس وقت تک اختیاری ہوتے ہیں جب تک انسان ان کو اپنی روزمرہ زندگی کا حصہ بنانے کی نیت نہ کرلی—اس نیت کے بعد وہ واجب ہو جاتے ہیں اور ان میں اور فرائض میں کوئی فرق نہیں رہتا—تمام عبادات فرداً بھی ادا ہو سکتی ہیں اور باجماعت بھی تاہم باجماعت ادا کرنے میں فضیلت ہے خصوصاً اس لیے کہ جماعت جب اکٹھی ہو جائے تو وہ خدا کے دربار میں بطور بنی اسرائیل حاضر ہوتی ہے— جماعت کو پورا ہونے کے لیے کم از کم دس افراد کی ضرورت ہے ورنہ ایک ساتھ رہ کر بھی عبادت فرداًہی قبول ہو جاتی ہے—یہودیت کے کئی مذاہب میں دس مردوں کو جماعت مانا جاتا ہے اور کئی میں دس افراد کو، خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں۔..

منورہ حنوکاہ

عبرانی: منورت حنوکاہ(ایک نو شاخی شمعدان ہے جو مقدس مندر کی یاد میں آٹھویں روز کے تہوار کے موقع پر روشن کیا جاتا ہے۔ سات شاخی مینورہ کے برعکس یہ نو شاخی ہے۔ نویں حامل کو شاماش کہا جاتا ہے اور اسی سے باقی تمام آٹھ شمعیں روشن کی جاتی ہیں۔ سات شاخی مینورہ ستارہ داود کے ساتھ یہودیوں کی ایک علامت ہے۔[2]

عید فِسح: عبرانی یہودیوں کی ایک عید جو سات دنوں تک منائی جاتی ہے، اس عید کا آغاز یہودی تقویم کے مطابق 15 اپریل سے ہوتا ہے۔ اس کو بعض مسیحی فرقے مثلاً کاتھولک بھی مناتے ہیں۔ فِسح کو عید فطیر اور "بے خمیری روٹی" کی عید بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بنی اسرائیل کی فرعون سے رہائی اور خدا کے نجات بخش کام کے ذریعہ یہودیوں کو ایک قوم بنانے کی یاد میں منائی جاتی ہے۔ یہ عموماً بہار میں منایا جاتا ہی۔-[3]

❖ یہودی مذہب کی کتب

تورات

تورات موجودہ بائیبل کا ایک حصہ ہے۔ کتاب مقدس کے دو اہم حصے ہیں۔ عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید۔

عہد نامہ قدیم بمقابلہ عہد جدید زیادہ ضخیم ہے۔ کل بائیبل تمام عیسائیوں کی مذہبی کتاب ہے۔ لیکن یہودیوں کی بنیادی مذہبی کتاب عہد قدیم ہے۔ یہود عہد جدید کو نہیں مانتے۔ یہ صحائف انجیل و دیگر صحائف پر جو عیسائیوں کے نزدیک مقدس ہیں مشتمل ہے۔[4]

❖ یہودی مذہب کی شخصیات

حضرت ابراہیم علیہ السلام:

ابراہیم علیہ السلام وہ پہلے پیغمبر تھے جن کو اللہ نے مسلمان نبی پیغمبر ابو الانبیاء، خلیل اللہ، امام الناس اور حنیف کہہ کر پکارا اللہ تعالی نے اپنے اس دوست برگزیدہ اور پیارے نبی کو قرآن مجید میں مختلف القابات سے پکارا گیا ہے:

{لِلنَّاسِ اِمَامًا} [5] ”انسانیت کے لیے امام“۔

اور

{حَنِيْفًا مُّسْلِمًا} [6]

امام الناس حنیف اور مسلم کے ناموں سے بار بار ذکر کیا ہے۔

سورۂ آلِ عمران میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَ مَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَ الْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْ بَعْدِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّ لَا نَصْرَانِيًّا وَّ لٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَ هٰذَا النَّبِيُّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ اللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ} [7]

”اے اہل کتاب! تم ابراہیمؑ کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو، حالانکہ توریت اور انجیل اس کے بعد ہی اتاری گئیں، پھر کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ سنو! تم وہ ہو جو اس میں جھگڑ چکے، جس کا تمہیں علم تھا پھر اس میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا میں علم نہیں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ ابراہیمؑ نہ یہودی تھا اور نہ عیسائی، لیکن وہ راست رو اور فرماں بردار (مسلم اور حنیف) تھا اور وہ مشرکوں میں سے تھا۔ یقیناً ابراہیمؑ کے بہت نزدیک وہ لوگ ہیں جنھوں نے اس کی پیروی کی اور یہ نبی اور وہ جو اس پہ ایمان لائے اور اللہ مومنوں کا ولی ہے“۔

حضرت اسحاق علیہ السلام

اضحاق یا اسحاق (عبرانی مطلب: ہنسی، خوشی) ابراہیم اور سارہ کا اکلوتا بیٹا تھا جو ان کے ہاں تب پیدا ہوا جب اُس کے ماں باپ عمر رسیدہ تھے، اور ابراہیم علیہ السلام کی عمر سو سال کے قریب تھی۔ اہل کتاب کہتے ہیں کہ حضرت اسحاق علیہ السلام نے اپنے والد کی زندگی میں رفقا جبکہ اردو بائبل میں رِبقہ بنت بتوئیل سے شادی کی، اس وقت ان کی عمر چالیس سال تھی، وہ بانجھ تھی۔ آپ نے اللہ سے دعا کی تو وہ امید سے ہو گئیں، پھر اس کے ہاں دو بیٹے پیدا ہوئے، ایک نام عِیسُو تھا جسے اہل عرب عِیص کہتے ہیں۔ وہ رومیوں کا جدِامجد ہے، اور دوسرا جو اپنے بھائی کی ایڑی پکڑے ہوئے پیدا ہوا، اس کا نام ”یعقوب“ رکھا گیا۔ ان ہی کا نام ”اسرائیل“ بھی ہے۔ اسی لیے ان کی اولاد بنی اسرائیل کہلاتی ہے۔[8]

اسحاق علیہ اسلام ۱۸۰ سال کی عمر میں اس دنیا سے رخصت ہوئے، اور قریت اربع جبرون میں دفن ہوئے۔ اسحاق علیہ السلام کا شمار اسرائیل کے بزرگوں میں ہوتا ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام

یوسف کی پیدائش کا ذکر کتاب الپیدائش میں بیان ہوتی ہے اور اُس کی باقی زندگی کا بیان پیدائش ابواب 3750 میں مرقوم ہے:

یوسف 110 برس تک زندہ رہا۔ اپنی وفات سے پیشتر یوسف نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ ایک دن خدا بنی اسرائیل کو واپس کنعان لے جائے گا اور وصیت کی کہ اُس کی ہڈیاں وہاں دفن کی جائیں۔ بعد ازاں اُس کی ہڈیاں اُس کی خواہش کے مطابق سکم میں اُس خطۂ زمین میں دفن کی گئیں جو اُس کے باپ یعقوب نے خریدا تھا۔[9]

حضرت موسیٰ علیہ السلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر تھے۔ قاموس الکتاب میں حضرت موسیٰ کی پیدائش کا تذکرہ یوں کیا گیا ہے:

"موسیٰ مصر میں پیدا ہوا، لیکن اس کے والدین اسرائیلی تھے۔ اس وقت بنی اسرائیل نہ صرف غلام تھے بلکہ انہیں دبائے رکھنے کے لیے ایک شاہی فرمان جاری تھا کہ تمام اسرائیلی لڑکے پیدا ہوتے ہی ہلاک کر دیئے جائیں، چنانچہ جب موسیٰ نبی پیدا ہوا تو اس کی والدہ نے اسے دریائے نیل کے کنارے جھاڑیوں میں چھپا دیا، جہاں سے اسے فرعون کی بیٹی نے نکالا۔ وہ اس عبرانی بچے کو دیکھ کر اس قدر خوش ہوئی کہ اس نے اسے اس کی والدہ ہی کے سپرد کر دیا کہ وہ اس کی اس کے لیے پرورش کریں جب تک کہ وہ محل میں رہنے کے قابل نہ ہو جائے۔ موسیٰ اپنی زندگی کے پہلے چالیس سال فرعون کے محل میں رہا"۔[10]

حضرت داؤد علیہ السلام

سموئیل کے بعد بادشاہت حضرت دائود علیہ السلام کو عطا کی گئی۔ عہد نامہ عتیق کے بیان کی روسے:

"وہ (حضرت دائودؑ) جب سلطنت کرنے لگا تو تیس برس کا تھا اور اس نے چالیس برس سلطنت کی۔ حبرون میں سات برس چھ ماہ یہوداہ نے سلطنت کی اور یروشلم میں سب اسرائیل اور یہوداہ پر تینتیس برس سلطنت کی"۔[11]

❖ یہودی مذہب کے مقامات

یروشلم: یروشلم یا القدس شہر یہودیوں، مسیحیوں اور مسلمانوں تینوں کے نزدیک مقدس ہے۔ یہاں حضرت سلیمان کا تعمیر کردہ معبد ہے جو بنی اسرائیل کے نبیوں کا قبلہ تھا اور اسی شہر سے ان کی تاریخ وابستہ ہے۔ یہی شہر مسیح کی پیدائش کا مقام ہے اور یہی ان کی تبلیغ کا مرکز تھا۔ مسلمان تبدیلی قبلہ سے قبل تک اسی کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے تھے۔ بیت المقدس کو القدس بھی کہتے ہیں۔ یہاں مسلمانوں کا قبلہ اول مسجد اقصیٰ اور قبۃ الصخرہ واقع ہیں۔ مکہ مکرمہ سے بیت المقدس کا فاصلہ تقریباً 1300 کلومیٹر ہے۔ شہر 31 درجے 45 دقیقے عرض بلد شمالی اور 35 درجے 13 دقیقے طول بلد مشرقی پر واقع ہے۔ بیت اللحم اور الخلیل اس کے جنوب میں اور رام اللہ شمال میں واقع ہے۔

صفد: صفد (Safed) عبرانی: Tzfat عربی: صفد، afad, اشکنازی: Tzfas; بائبل Sfath اسرائیل کے شمالی ضلع میں ایک شہر ہے۔ 900 میٹر (2,953 فٹ) کی بلندی پر واقع صفد جلیل میں اور اسرائیل میں سب سے بلند شہر ہے۔ صفد بلندی کی وجہ سے گرمیوں میں گرم اور موسم سرما میں سرد جبکہ اکثر برفباری بھی ہوتی ہے۔

حبرون: حبرون یا الخلیل (عبرانی: ؛ مطلب: متحد جماعت، اتحاد) فلسطین کا ایک شہر ہے۔ اس کا پرانا نام قریت اربع یعنی چار شہر تھا۔ یہ فلسطین میں ایک بلند مقام ہے۔ یہ بحیرہ روم سے 3040 فٹ، 962 میٹر اونچا ہے اور یروشلم سے 19 میل، 31 کلومیٹر جنوب مشرق میں واقع ہے۔ یہودی مؤرخ فلاویس یوسیفس کے مطابق یعقوب کے سب بیٹے ماسوا یوسف یہاں دفنائے گئے۔

طبریہ: طبریہ (انگریزی: Tiberias) اسرائیل کا ایک رہائشی علاقہ جو Kineret Subdistrict میں واقع ہے۔ یہ بحیرہ طبریہ کے مغربی کنارے واقع ہے یروشلم کی تباہی 586 ق م کے بعد طبریہ یہود کا تہذیبی مرکز بن گیا۔ یہاں ایک تراشیدہ چٹان ہے جسے لوگ حضرت سلیمان کی قبر ہے۔[12]

عیسائی مذہب کے مقدسات:

❖ تہوار:

اتوار کا دن:

عیسائیوں میں اتوار کا دن ایک مذہبی دن ہے جیسے جمعہ مسلمانوں میں ہے۔ انگریزی میں اتوار کو سن ڈے (Sunday) کہتے ہیں۔ سن کا مطلب ہے سورج اور ڈے کا معنی ہے دن۔ یوں سن ڈے کا مطلب ہوا سورج کا دن۔ اصل میں یونانی مشرکوں کے یہاں یہ دن سورج کی پوجا کے لے مقرر تھا یوں یہ دن عیسائیوں میں مقدس سمجھا جانے لگا۔

کرسمس

عیسائی تہواروں میں یہ دن بہت زیادہ خصوصیت کا حامل ہے کہ ان کے مذہب کے مطابق پچیس (25) دسمبر کو حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور یہ ان کی پیدائش کی خوشی مناتے ہیں جسے کرسمس کہا جاتا ہے۔ اگر تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو یہ واضح ہوتا ہے کہ 25 دسمبر یہودیوں کا دن تھا حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا نہیں۔

ایسٹر

عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کو جب سولی پر چڑھا دیا گیا تو وہ تین دن بعد دوبارہ زندہ ہو گئے تھے اور چونکہ یہ 21 مارچ کی تاریخ تھی اس لئے اس خوشی میں عیسائی اس دن خوشی مناتے ہیں۔

3 مئی

عیسائی مذہب کے مطابق چونکہ حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھایا گیا تھا۔ اس لئے ان کے نزدیک صلیب کے نشان کو مذہبی طور پر بہت اہمیت حاصل ہے۔

❖ عیسائی مذہب کی کتب

Vol.5 No. 2 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

عیسائی مذہب کی دینی کتب انجیل ہے جو حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی، وہ دنیا سے مفقود ہو چکی ہے۔ اس وقت جو کتابیں انجیل کے نام سے مشہور ہیں، ان سے مراد حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کی سوانح حیات ہے جسے مختلف لوگوں نے قلمبند کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کے مختلف شاگردوں اور حواریوں نے اس قسم کی انجیلیں لکھی تھیں جو بعد میں تحریفات وتضادات کا شکار ہوئیں۔ لیکن عیسائیوں نے ان بہت سے انجیلوں میں سے صرف چار انجیلوں کو معتبر جانا ہے جو علی الترتیب متی، مرقس، لوقا اور یوحنا کی طرف منسوب ہیں۔ باقی انجیلیں یا تو گم ہو چکی ہیں یا موجود ہیں مگر انہیں عیسائی تسلیم نہیں کرتے۔

مسیحی کتاب بائبل کے دو بڑے حصے ہیں۔ پہلے کو پرانا عہد نامہ، عہد نامہ قدیم یا عہد عتیق کہا جاتا ہے۔ دوسرے کو نیا عہد نامہ یا عہد جدید۔ پرانا عہد نامہ یہودیوں اور عیسائیوں دونوں کے نزدیک مقدس اور الہامی کتاب ہے (عام طور پر اسے تورات بھی کہہ دیا جاتا ہے) جبکہ نیا عہد نامہ یا انجیل خالصتاً عیسائیوں کی مقدس کتاب ہے۔

❖ عیسائی مذہب کی شخصیات

عیسیٰ ابن مریم اللہ کے نبی ہیں، مسلمان ان کو اللہ کا برگزیدہ نبی مانتے ہیں، جو مخلوق خدا کی ہدایت اور رہبری کے لیے مبعوث ہوئے۔ ایک مدت تک زمین پر رہے پھر زندہ آسمان پر اٹھا لیے گئے، قرب قیامت آپ پھر نزول فرمائیں گے اور شریعت محمدیہ پہ عامل ہوں گے۔ ایک مدت تک قیام کریں گے اور پھر وصال فرما کر مدینہ منورہ میں مدفون ہوں گے۔

❖ عیسائی مذہب کے مقامات

فلسطین

فلسطین دنیا کے قدیم ترین ممالک میں سے ایک ہے۔ یہ اس علاقہ کا نام ہے جو لبنان اور مصر کے درمیان تھا جس کے بیشتر حصے پر اب اسرائیل کی ریاست قائم کی گئی ہے۔ 1948 سے پہلے یہ تمام علاقہ فلسطین کہلاتا تھا۔ جو خلافت عثمانیہ میں قائم رہا مگر بعد میں انگریزوں اور فرانسیسیوں نے اس پر قبضہ کر لیا۔ 1948 میں یہاں کے بیشتر علاقے پر اسرائیلی ریاست قائم کی گئی۔

کلیسائے مہد

بیت لحم (Bethlehem) لفظی معنی گوشت کا گھر۔ فلسطین کی ایک بستی کا نام جو حضرت مسیح کی جائے پیدائش ہے۔ یہ گاؤں فصیل کے اندر سفید پتھروں سے تعمیر کیا گیا ہے اور یروشلم کے قدیم شہر سے 5 میل (8 کلو میٹر) جنوب کو واقع ہے۔ اس جگہ حضرت یسوع مسیح کی روایتی جائے پیدائش کے اوپر صلیب کی شکل کا ایک گرجا بنا ہوا ہے۔ جس کے نیچے ایک تہ خانہ ہے۔

باسیلیکا بشارت، ناصرت:

ناصرہ یا ناصریہ عبرانی: عربي: النّاصِرَة، اسرائیل کا سب سے بڑا شہر ہے۔ اس وقت عرب اسرائیل کا دار الحکومت جانا جاتا ہے۔ آبادی کی اکثریت اسرائیل کے عرب شہری ہیں۔ جو زیادہ تر مسلمان (69٪) یا مسیحی (30.9٪) ہیں۔ کتاب مقدس کے نئے عہد نامہ یا عہد نامہ جدید میں ناصرہ (شہر) کا ذکر بطور ناصرت (2) یسوع مسیح کے بچپن کے شہر کے طور پر ہے۔ اسی وجہ سے سیدنا مسیح کو یسوع ناصری یا مسیح ناصرت والا کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ یہاں پر مسیحیت کی بہت سی زیارتیں ہیں۔ بائبل کے بہت سے واقعات یہاں سے منسوب ہیں۔[13]

کاتھولک کلیسیا

کاتھولک کلیسیا یا رومی کاتھولک کلیسیا ایک مسیحی کلیسیا ہے جو پاپائے روم کے ساتھ مکمل اشتراک میں ہے - کاتھولک کلیسیا تمام مسیحی کلیساؤں میں سے سب سے بڑی کلیسیاء ہے جو تمام مسیحیوں میں سے تقریباً نصف کی نمائندگی کرتی ہے۔ یہ دنیا کی سب سے منظم مذہبی اکائی ہے۔ Statistical Yearbook of the Church کے مطابق سن 2005 میں کاتھولک کلیسیاء کے مندرج ارکان کی تعداد 1,114,966,000 یعنی دنیا کی کل آبادی کا تقریباً چھٹا حصہ ہے۔

عالمگیر کاتھولک کلیسیا غربی یا لاطینی کلیسیا اور بائیس خود مختار شرقی کیتھولک کلیساؤں پر مشتمل ہے۔ یہ تمام پاپائے روم بشمول کلیۂ اُسقفان کو اپنا حتمی دینی فیصل مانتے ہیں۔[14]

دین اسلام کے مقدسات:

مسلمانوں کے ہاں ہر مسجد کی کا احترام اور اس کی توقیر کی جاتی ہے۔ مساجد سے وابستہ ہونے والوں لوگوں کو قدر اور محبت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ لیکن مذہبی طور پر، دوسرے لفظوں میں شرعی طور پر جن مقامات سے ایک مسلمان کی والہانہ محبت اس انداز سے ہو کہ ان کا سفر کرنا مسلمانوں کے لیے اجر وثواب کا حامل ہو، وہ درج ذیل مقامات ہیں:

۱۔ خانہ کعبہ، مسجد الحرام	۲۔ مسجد نبوی شریف	۳۔ مسجد اقصیٰ
۴۔ صفا ومروہ	۵۔ مقام ابراہیم	۶۔ مسجد قباء

۷۔ حج کے دنوں میں، میدان عرفات، منیٰ، مزدلفہ اور حج کے دوسرے مناسک کے لیے جگہوں کا سفر کرنا مقاماتِ مقدسہ میں شامل ہیں۔

اسلامی مذہب کے تہوار

{ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ }[15]

قدر کے معنی تقدیر کے ہیں اور لیلۃ القدر وہ رات ہے جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ تقدیر کے فیصلے نافذ فرمانے کے لئے فرشتوں کے سپرد فرماتا ہے۔ شب قدر بڑی قدر و منزلت اور عظمت والی رات ہے۔ تقدیروں کے فیصلے تقدیروں کے بدلنے اور بنانے کی رات ہے۔

Vol.5 No. 2 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

اِس کو شبِ قدر اِس لئے کہتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے اِس میں ایک بڑی قدر و منزلت والی کتاب بڑی قدر و منزلت والے رسول ﷺ پر بڑی قدر و منزلت والی اُمت کے لئے نازل فرمائی۔ اِس رات کی زبردست برکت تو یہ ہے کہ قرآنِ کریم جیسی اعلیٰ نعمت اِس رات نازل ہوئی۔

جمعۃ المبارک

{يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ط ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ} [16]

اے ایمان والو! جب جمعۃ (المبارک) کے دِن نماز کے لئے اَذان ہو تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے ذِکر کی طرف دَوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو"۔

قربانی

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیارے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو اِرشاد فرمایا: {فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ} [17]

"پس اپنے پروردگار کے لئے (اے محبوب صلی اللہ علیک وسلم) نماز پڑھو اور قربانی کرو"۔

اِس آیتِ مبارکہ میں اگرچہ خطاب نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے ہے، مگر حکم بالعموم ساری اُمتِ مسلمہ کے لئے ہے، چنانچہ تمام مسلمان اِس حکم خداوندی کے قائل اور فاعل ہیں اور انشاء اللہ رہیں گے۔

ماہِ ذی الحجہ اور یوم عرفہ

ماہِ ذی الحجہ بڑی برکتوں والا مہینہ ہے۔ یہ اِسلامی کیلنڈر کا آخری مہینہ ہے۔ اِس مہینہ میں اِسلام کی عظیم عبادت حج مبارک اور قربانی اَدا کی جاتی ہے۔ لاکھوں فرزندانِ توحید اور شمع رِسالت کے پروانے اپنے پروردگار کے حکم کی تعمیل اور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی پیروی میں مگن، مصروف عبادت ہوتے ہیں۔ اِس ماہ کے پہلے دس دنوں کو اور پھر اِن دس دنوں میں یوم عرفہ کو بہت فضیلت حاصل ہے۔

مذہب اسلامی کی کتاب

قرآن مجید اس کتاب کریم کلام قدیم کا نام ہے جو رب العالمین نے رحمۃ للعالمین ﷺ پر بذریعہ وحی نازل فرمائی ہے جو لفظاً حرفاً حرفاً جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہ الکریم نے نازل فرمایا تھا آج بھی اُسی شکل میں مکمل غیر متبدل قیامت تک کے لئے ضابطہ حیات ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسے واضح عربی زبان میں نازل فرمایا۔ جس میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ اس جیسی کتاب بنادینا ناممکن ہے اور رب العزت نے اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ {انا نحن نزلنا الذكر وانا له لحافظون} [18]

اس کے علاوہ صحاح ستہ اور دیگر کتب احادیث وفقہ بھی مقدسات ہیں۔

حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین:

حضور نبی کریم رؤف ورحیم رحمۃ للعالمین خاتم النّبیین شفیع المذنبین امام الانبیاء قائد الخیر امام الخیر صاحب التاج والمعراج امام القبلتین راحۃ العاشقین سراج السالکین محب الفقراء والغرباء نبی الحرمین صاحب قاب قوسین محبوب رب المغربین والمشرقین احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تمام مسلمانوں کی جان ہیں اور محبوب ترین شخصیت ہیں۔ آپ ﷺ سے محبت کرنا اور آپ سے منسوب ہر چیز سے محبت کرنا اور ادب واحترام کرنا تمام اہل ایمان کے ایمان کا حصہ ہے، وہ بندہ مومن نہیں جو ہر شے سے بڑھ کر آپ سے محبت نہ کرے اور آپ کی حرمت کی پاسبانی کے لیے اپنی جان تک کی پرواہ نہ کرنے کے لیے تیار نہ ہو۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

صحابی صَحِبَ يَصْحَبُ (ساتھ رہنا) سے نکلا ہے، اہل عرب بولتے ہیں: صحبتُ فلانا حولا وشهرا ويوما وساعةً (میں فلاں کے ساتھ رہا سال بھر، مہینے بھر، گھڑی بھر) پس معلوم ہوا کہ صحبت ساتھ رہنے کو کہتے ھیں خواہ سال بھر ہو، یا مہینہ بھر ہو یا گھڑی بھر بھی ہو۔

صحابی کی اصطلاحی تعریف کے سلسلے میں بنیادی طور پر دو نظریے پائے جاتے ھیں۔

1۔ اکثر محدثین واصولیین کے نزدیک:

صحابی اسے کھیں گے جس نے بحالت ایمان حضور کی زیارت کی ہو یا حضور ﷺ نے اسکو اسکے ایمان کی حالت میں دیکھا اور ایمان پر اسکی وفات ہوئی ہو۔

شواہد:

2۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح میں فرماتے ہیں:

مسلمانوں میں سے جو بھی آپکے ساتھ رہا ہو یا آپکو دیکھا ہو وہ صحابی ھے۔ [19]

مذہب اسلام کے مقامات

خانہ کعبہ

خانہ کعبہ، کعبہ یا بیت اللہ (عربی: الكعبة المشرفة، البيت العتيق یا البيت الحرام) مسجد حرام کے وسط میں واقع ایک عمارت ہے، جو مسلمانوں کا قبلہ ہے، جس کی طرف رخ کر کے وہ عبادت کیا کرتے ہیں۔ یہ دین اسلام کا مقدس ترین مقام ہے۔ صاحب حیثیت مسلمانوں پر زندگی میں ایک مرتبہ بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے۔

Vol.5 No. 2 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ کو شان و شوکت عطا فرمائی اور اسے اپنی عظمت اور جلال کے ساتھ خاص فرمایا، اور اس میں داخل ہونے والوں کے لیے اسے امن والا گھر بنا دیا۔ یہی وہی مبارک گھر ہے جس سے اللہ کے پیارے حبیب ﷺ نے ہجرت فرمائی مگر آپ ﷺ نے نہ تو اسے چھوڑا، نہ اس سے تعلق توڑا اور نہ ہی آپ ﷺ کا دل اس سے ہٹ کر دوسرے قبلہ کی طرف متوجہ ہوا

اللہ تعالیٰ بیت اللہ شریف کی عظمت و شان یوں بیان فرماتا ہے:

{ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ هُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ۔ فِیْہِ اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ وَ مَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا وَ لِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا وَ مَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ}[20]

"بے شک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کا راہنما۔ اس میں کھلی نشانیاں ہیں، ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو اس میں آئے امان میں ہو اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے"۔

مسجد نبوی

مسجد نبوی سعودی عرب کے شہر مدینہ منورہ میں قائم اسلام کا دوسرا مقدس ترین مقام ہے۔ مکہ مکرمہ میں مسجد حرام مسلمانوں کے لیے مقدس ترین مقام ہے جبکہ بیت المقدس میں مسجد اقصی اسلام کا تیسرا مقدس مقام ہے۔ مسجد الحرام کے بعد دنیا کی سب سے اہم مسجد مسجد نبوی کی تعمیر کا آغاز 18 ربیع الاول سنہ 1ھ کو ہوا۔ حضور اکرم ﷺ نے مدینے ہجرت کے فوراً بعد اس مسجد کی تعمیر کا حکم دیا اور خود بھی اس کی تعمیر میں بھرپور شرکت کی۔ مسجد کی دیواریں پتھر اور اینٹوں سے جبکہ چھت درخت کی لکڑیوں سے بنائی گئی تھی۔ مسجد سے ملحق کمرے بھی بنائے گئے تھے جو آنحضرت ﷺ اور ان کے اہل بیت اور بعض اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لیے مخصوص تھے۔

مسجد اقصیٰ

مسجد اقصی مسلمانوں کا قبلہ اول اور خانہ کعبہ اور مسجد نبوی کے بعد تیسرا مقدس ترین مقام ہے۔ مقامی مسلمان اسے المسجد الاقصیٰ یا حرم قدسی شریف (عربی: الحرم القدسی الشریف) کہتے ہیں۔ یہ مشرقی یروشلم میں واقع ہے جس پر اسرائیل کا قبضہ ہے۔ یہ یروشلم کی سب سے بڑی مسجد ہے جس میں 5 ہزار نمازیوں کی گنجائش ہے جبکہ مسجد کے صحن میں بھی ہزاروں افراد نماز ادا کرسکتے ہیں۔ 2000ء میں الاقصیٰ انتفاضہ کے آغاز کے بعد سے یہاں غیر مسلموں کا داخلہ ممنوع ہے۔

حضرت محمد ﷺ سفر معراج کے دوران مسجد حرام سے یہاں پہنچے تھے اور مسجد اقصیٰ میں تمام انبیاء علیہم السلام کی نماز کی امامت کرنے کے بعد براق کے ذریعے سات آسمانوں کے سفر پر روانہ ہوئے۔

قرآن مجید کی سورہ الاسراء میں اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

{سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ}[21]

"پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصی لے گئی جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے اس لیے کہ ہم اسے اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھاتے ہیں یقیناً اللہ تعالیٰ ہی خوب سننے والا اور دیکھنے والا ہے"۔

غیر سامی یا غیر الہامی سے مراد ایسے مذاہب ہیں جن کی تعلیمات شخصیات کے اپنے وضع کردہ تفکرات اور نظریات پر مشتمل ہوں۔ یعنی یہ مذاہب شخصیات سے منسلک ہونے کی وجہ سے انہی کو اپنا مذہبی و روحانی پیشوا اور رہنما مانتے ہیں۔ ان مذاہب کا پرچار کرنے والی شخصیات زیادہ تر اخلاقیات اور سماجی رویوں پر اپنی تعلیمات کا دائرہ کار مشتمل کرتی ہیں، جبکہ مذہبی رسوم بھی دنوں اور مہینوں کی مناسبت سے ان مذاہب میں ادا کی جاتی ہیں۔ الہامی مذاہب نہ ہونے کی وجہ سے ان مذاہب کی تعلیمات اور پیروؤں میں خاصا تضاد پایا جاتا ہے، جبکہ مذہبی رسومات کی ادائیگی سے متعلق بھی یکسانیت نہیں پائی جاتی۔

سکھ مذہب کے مقدسات:

❖ تہوار

سکھوں کے ہاں بیساکھی گروپورب اور ہولا تہوار اور ہندوؤں کا ہولی تہوار بڑے اہتمام سے منائے جاتے ہیں۔

☆ بیساکھی: بہار کا میلہ بیساکھ یعنی 13 اپریل کو منایا جاتا ہے۔ بیساکھی نام وے شاکھ سے بنا ہے۔ پنجاب اور ہریانہ کے کسان موسم سرما کی فصل کاٹ لینے کے بعد نئے سال کی خوشی مناتے ہیں۔ اسی لئے بیساکھی پنجاب اور ارد گرد کے علاقوں کا سب سے بڑا تہوار ہے۔ فصل کے پکنے کی خوشی کی علامت ہے۔ اسی دن 13 اپریل 1699 کو دسویں گرو گوبند سنگھ نے خالصہ پنتھ کی بنیاد رکھی تھی۔ سکھ اس تہوار کو اجتماعی سالگرہ کے طور پر مناتے ہیں۔

☆ ماگھی 14 جنوری:

گرودوارا مکتسر صاحب: اس تہوار کو منانے کا مقصد مکتسر جنگ کو یاد کرنا ہے جو سکھوں نے مغلوں کے خلاف لڑی تھی۔

☆ پرکاش اتسو دسویں پاتشاہ 31 جنوری:

Vol.5 No. 2 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

اس تہوار کو منانے کا مقصد سکھوں کے دسویں گرو گرو گوبند سنگھ کا یوم پیدائش مناناہے، یہ تہوار سکھوں کے ان چند تہواروں میں سے ایک ہے جو سب سے زیادہ منائے جاتے ہیں۔

☆ہولہ محلہ 17 مارچ:

ہولہ محلہ سکھوں کا ایک سالانہ تہوار ہے جس میں ہزاروں افراد شرکت کرتے ہیں۔ اس تہوار کا آغاز گرو گوبند سنگھ نے کیا تھا اور اس کا مقصد سکھوں کو بدنی ریاضتیں کرانا تھا۔ سکھوں کا ماننا ہے کہ گرو گوبند سنگھ اس کے ذریعے معاشرے کے کمزور اور دبے کچلے طبقے کی ترقی چاہتے تھے۔

☆یوم قتل گروار جن دیو16 جون:

سکھوں کے پانچویں گروار جن دیو کے قتل کا دین جون میں منایا جاتا ہے، یہ مہینہ بھارت میں سب سے گرم ترین مہینہ ہوتا ہے۔ سکھوں کے مطابق 16 جون کو مغل شہنشاہ جہانگیر کے حکم پر گروار جن پر تشدد کیا گیا تھا اور اسی میں وہ قتل ہوا۔ یہ تہوار میں لنگر کا اہتمام کیا جاتا ہے اور گرم موسم کی وجہ مختلف مشروبات گردواروں میں تقسیم کئے جاتے ہیں۔

☆چھالیہ پرکش شری گرو گرانتھ صاحب 1 ستمبر:

سکھوں کے مطابق یہ وہ دن ہے جس میں گرو گرنتھ صاحب بطور آخری گروانسانوں کو دیا گیا اور انسانی گروں کا سلسلہ ختم ہوا۔

☆بندی چھوڑ دیواس (دیوالی) 9نومبر:

یہ دن سکھ اس مناسبت سے مناتے ہیں کہ 1619 میں اس دن سکھوں کے چھٹے گرو ہر گوبند گوالیر کے جیل سے بری ہو گئے تھے۔ اور انہوں نے اپنے ساتھ ساتھ 52 دیگر ہندووں کو بھی چھڑا لیا تھا۔ اس دن سکھ اپنے گھروں کو شمع روشن کرتے ہیں اور ہر مندر صاحب کو سجاتے ہیں یہ تہوار اور دیوالی ایک دن منائے جاتے ہیں۔

☆گرونانک گرپورب:-22 نومبر:

اس دن سکھ مت کے بانی اور سکھوں کے پہلے گرونانک ننکانہ صاحب میں پیدا ہوئے تھے۔

☆یوم قتل گرو تیغ بہادر:22 نومبر:

سکھوں کے مطابق ان کے گرو تیغ بہادر کو مغل حکام نے قتل کیا تھا۔ گرو تیغ بہادر کی گرفتاری کا حکم اورنگزیب عالمگیر نے جاری کیا تھا۔۔

☆ حسن ابدال میں سکھوں کا تہوار:

پاکستانی دارالحکومت اسلام آباد سے قریب پچپن کلو میٹر کے فاصلے پر واقع شہر حسن ابدال میں سکھ مذہب کے بانی گرونانک کے پنجے کی مہر ایک پتھر پر ثبت ہے۔ یہ مقام سکھ مت کے پیروکاروں کے لئے مقدس ہے اور وہ ہر سال اس کی زیارت کے لئے پاکستان کا رخ کرتے ہیں۔ سکھ یہاں آکر چشمے کے پانی سے اشنان کرتے ہیں اور اپنے روحانی پیشوا کو خراج عقیدت بھی پیش کرتے ہیں۔ اس موقع پر خصوصی دعائیہ تقریبات کا انعقاد ہوتا ہے۔[22]

❖ سکھ مذہب کی کتب

گرنتھ صاحب سکھ مت کی مقدس کتاب ہے۔ گرنتھ پنجابی میں کتاب کو اور صاحب اردو اور عربی میں دوست ساتھی یا مالک کو کہتے ہیں۔ سکھ اسے محض مذہبی کتاب ہی نہیں سمجھتے بلکہ یہ ان کے لیے زندہ گرو کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس لیے اسے گرو گرنتھ صاحب بھی کہتے ہیں۔ پانچویں سکھ گروار جن دیو(1581-1616) نے گرُو گرنتھ کی ترتیب و تدوین سن سولہ سو تین میں شروع کی تھی۔ اس وقت پنجاب کے دانشور حلقوں میں گرنتھ صاحب کی تیاری کا کافی چرچا ہوا۔ گروار جن دیو جی کے علاوہ پہلے چار سکھ گرووٴں اور مسلمان اور ہندو صوفیاء اور بھگتوں کے کلام پر مشتمل گرو گرنتھ صاحب سن سولہ سو چار میں مکمل ہوا۔ اس کے بعد اس میں باقی پانچ گرووں کا کلام بھی شامل کیا گیا۔ دسویں گرو گوبند جی کا علیحدہ کلام دسم گرنتھ کے نام سے موسوم ہے۔ آخری گرو گوبند سنگھ جی نے اپنی موت سے ایک سال پیشتر 1708ء میں حکم نامہ جاری کیا جس کے مطابق ان کے بعد کوئی گرو نہیں آئے گا۔ گرو گرنتھ صاحب کو ہی رہبر و رہنما تسلیم کیا جائے گا اسی لیے گرو گرنتھ صاحب کو حاضر گرو مانا جاتا ہے۔

سکھ مذہب کی شخصیات

بانی سکھ مت:

چودھویں اور پندرہویں صدی عیسوی میں ہندوستان میں اسلام اور ہندو دھرم کے اختلاط سے جن چند نئی مذہبی تحریکوں نے جنم لیا اُن میں ایک سکھ مت ہے۔ سکھ مت کے بانی گرونانک میں پاکستانی پنجاب کے ضلع شیخوپورہ موضع تلونڈی (ننکانہ صاحب) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب کا نام کالو رائے تھا جو ذات کے کھتری اور گائوں کے پٹواری تھے۔ سلطان پور کے حکمران دولت خان لودھی کے پاس ۱۷سال تک نانک جی ملازم رہے اس کے بعد باپ نے شادی کرادی جس سے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اس کے بعد گھر سے نکل کر برس تک مختلف مقامات کی سیاحت کرتے رہے مسلم درویشوں کی خدمت میں رہ کر آپ کو بُت پرستی کے نقائص اور خالص توحید کی سچائی کا راز مل گیا۔ چنانچہ آپ نے اس کی تبلیغ شروع کر دی اور لاکھوں آدمی آپ کے مرید ہو گئے۔ آپ ہر قوم اور ملت کے لوگوں کو مرید کرتے تھے۔ آپ کے مرید بعد میں سکھ کہلائے۔ ابراہیم لودھی نے آپ کو قید کر دیا تھا لیکن پانچ مہینے کے بعد میں ابراہیم لودھی بابر کے ہاتھوں مارا گیا۔ بابر نے آپ کی بڑی تعظیم کی اور رہا کر دیا۔

نانک جی کے جانشین نو (گرو) ہوئے جن کے زمانے میں سکھ مت نے ایک سیاسی جماعت کی صورت اِختیار کرلی۔ پہلے سات سکھ گرؤوں کے تعلقات مغل فرمانروائوں سے بڑے خوش گوار رہے البتہ آٹھویں گرو تیغ بہادر نے شاہی مقبوضات پر حملے شروع کر دیئے اور گرفتار ہو کر قتل ہوئے آخری گرو گوبند سنگھ نے گدی پر بیٹھ کرء تک امن کی زندگی بسر کی اور اس عرصہ میں سکھ جماعت کی اصلاح و تنظیم کا کام جاری رکھا۔ نیز سکھ مت میں خالصہ جماعت قائم کی ان کی تعلیم کے پانچ اُصول یہ تھے:ایک خدا کی پرستش کرنا(۲) گرونانک اور

Vol.5 No. 2 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

دوسرے گروئوں کی تعظیم کرنا(۳) گرنتھ کو اپنی مقدس کتاب ماننا(۴) ایک خاص طریقہ سے ایک دوسرے کو سلام کرنا(۵) ہر سکھ کے لئے یہ لازمی قرار دیا گیا کہ وہ کنگھی کڑا کرپان اور کیس رکھے اور کچھ یعنی جانگھیا پہنے۔

ان کے حکم سے سکھوں نے لفظ سنگھ (سنسکرت بمعنی شیر) کو اپنے نام کا جزو بنالیا۔ ان طریقوں سے گرو گوبند سنگھ نے سکھوں کو ایک منظم فوجی جماعت بنا دیا جنھوں نے مغلوں کے زوال اور نادر شاہ اور احمد شاہ ابدالی کے حملوں کے بعد پنجاب میں تاخت و تاراج شروع کر دی اور انیسویں صدری کے آغاز میں ہندوستان کے شال مغربی علاقوں میں ایک سکھ ریاست قائم کر لی جسے انگریزوں نے ء میں ختم کر دیا۔ [23]

ہرمندر صاحب

ہرمیندر صاحب (گرمکھی پنجابی: یادربار صاحب (2) کو عام طور پر گولڈن ٹیمپل کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔(3) بھارتی پنجاب کے شہر امرتسر میں سکھ مذہب کی ایک اہم مقدس عبادت گاہ ہے۔ سکھوں کے گرو رام داس اور امر داس نے ہرمندر صاحب کی بنیاد رکھی۔ گرو ارجن دیو نے 1604ء میں حضرت میاں میر کی امداد سے ہرمندر صاحب کی تعمیر مکمل کی تھی۔

اٹھارویں صدی میں احمد شاہ ابدالی کی اور سے ہرمندر صاحب پر کیے حملوں کی وجہ سے مندر کو کافی نقصان پہنچایا گیا۔ 1984ء میں بھارتی فوجی آپریشن بلیو سٹار کے نتیجے میں اس کو شدید نقصان پہنچا اور اس میں موجود سکھ حوالہ جاتی کتب خانہ بھی تباہ ہو گیا۔

آنندپور صاحب:

آنندپور صاحب بھارتی پنجاب کے ضلع روپ نگر کا ایک شہر ہے۔ اس کو سکھوں کے نوویں گرو تیغ بہادر نے 1665ء میں بسایا تھا۔ ہمالیہ پہاڑ کے ساتھ اور دریائے ستلج کے نزدیک یہ شہر واقع ہے۔

امرتسر

امرتسر شہر کی ابتدا کے بارے میں یہ ذکر بھی تاریخ میں ملتا ہے کہ مغلیہ سلطنت کے شہنشاہ اکبر نے امرتسر کا علاقہ سکھوں کے چوتھے روحانی پیشوا گرو رام داس کو دے دیا تھا اور رام داس نے یہاں رام داس پور کی بنیاد ڈالی جس کا نام بعد میں امرتسر ہوا[24]

گولڈن ٹیمپل انڈیا:

گولڈن ٹیمپل امرتسر کا سب سے اہم مقام ہے جو سکھ مذہب کی ایک مقدس عبادت گاہ ہے۔ اس کا اصل نام ہرمندر صاحب ہے لیکن یہ گولڈن ٹیمپل کے نام سے مشہور ہے۔ امرتسر شہر گولڈن ٹیمپل کے چاروں طرف بسا ہوا سکھ گولڈن ٹیمپل میں داخل ہونے سے پہلے مندر کے سامنے سر جھکاتے ہیں، پھر پاؤں دھونے کے بعد سیڑھیوں سے مندر تک جاتے ہیں

حسن ابدال

حسن ابدال، ضلع اٹک، پاکستان کے صوبہ پنجاب کی شالی سرحد کے قریب واقع ایک تاریخی شہر ہے جو باباولی قندھاری کی نسبت سے حسن ابدال۔ یہ جی ٹی روڈ پر شاہراہ قراقرم کے شروع پر واقع ہے۔ حسن ابدال اپنے خوبصورت تاریخی مقامات اور سکھ مذہب کی ایک اہم عبادت گاہ گردوارہ پنجہ صاحب کی وجہ سے مشہور ہے۔ ہر سال دنیا کے مختلف حصوں سے ہزاروں سکھ زائرین بیساکھی کے میلہ پر گردوارہ پنجہ صاحب پر حاضر ہو کر اپنی مذہبی رسومات ادا کرتے ہیں۔

ننکانہ صاحب:

ننکانہ صاحب پاکستان کے صوبہ پنجاب کا ایک ضلع ہے مرکزی شہر ننکانہ صاحب ضلع کا ضلعی ہیڈ کوآرٹر بھی ہے۔ ضلع ننکانہ صاحب میں کل چار تحصیلیں شامل ہیں جو ننکانہ صاحب، صفدرآباد، سانگلہ ہل اور شاہ کوٹ ہیں۔[25]

کرتارپور:

کرتارپور (انگریزی: Kartarpur) پاکستان کا ایک آباد مقام جو نارووال میں واقع ہے۔

❖ ہندو مذہب کے تہوار

ان کے عید کو ہولی کہا جاتا ہے ایک اور عید بھی ہے جس کو دیوالی کہا جاتا ہے۔ ہندو تہوار (سنسکرت: اوسووا؛ لفظی طور پر: "بلند کرنے کے لئے") ایسی تقریبات ہیں جن کے لئے انفرادی اور سماجی زندگی کا ارتکاب کیا جا رہا ہے۔ ہندوؤں میں سال بھر میں بہت سے تہوار ہیں، جہاں تاریخیں لانونسول ہند کے کیلنڈر، بہت سے یا تو پورے چاند (ہولی) یا نئے چاند (دیوالی) کے ساتھ ملتی ہیں، اکثر موسمی تبدیلیوں کے ساتھ کچھ تہوار صرف علاقائی طور پر پایا جاتا ہے اور وہ مقامی روایات کا جشن مناتے ہیں۔

تہوار عام طور پر ہندوؤں سے واقعات کا مظاہرہ کرتے ہیں، روحانی موضوعات کو منسلک کرتے ہیں اور انسانی تعلقات کے پہلو جیسے رکشابندھان (یا بھاگ دوج) تہوار پر بہن بھائی باندھ کرتے ہیں یہ تہوار ہندوؤں کی بدکاری کے لحاظ سے کبھی کبھی مختلف کہانیوں کی نشاندہی کرتی ہے، اور جشن علاقائی موضوعات، روایتی زراعت، مقامی آرٹس، خاندان کے ٹانگوں، پوجا روایات اور فیڈ میں شامل ہوتے ہیں۔[26]

❖ ہندو مذہب کی کتب

ہندوؤں کی مذہبی کتابوں کی تعداد چار ہیں جو چار ویدوں کے نام سے مشہور ہیں:

Vol.5 No. 2 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

- رگ وید - سام وید - یجر وید - اتھر واوید
براہمن گرنتھ
آرن یک
اپنیشد[27]

چونکہ آریا اس ملک میں آنے کے بعد چند صدیوں میں اپنی زبان بھول گئے۔اس وقت انھوں نے ویدوں کی تفسیر لکھنی شروع کی، جو براہمن کے نام سے مشہور ہوئیں۔ مگر یہ بھی ناقابل فہم ہوتی گئیں اور تشفی بخش ثابت نہیں ہوئیں تو انہوں نے ایک نیم مذہبی ادب ویدانگ کی بنیاد رکھی۔ اور کلپا کے زمرہ میں چار رسالے سروشہ ستر، سلوستر، گریہ ستر اور دھرم ستر تصنیف کیے۔[28]

❖ ہندومذہب کے مقامات

ہندوؤں کی عبادت گاہ کو مندر کہتے ہیں، جہاں ہندو دیوی دیوتاؤں کی مورتیاں رکھی ہوتی ہیں۔اور یہ مندر ان ہی کے جانب منسوب ہوتے ہیں۔ مثلاً شیو سے مراد وہ مندر ہے جہاں ہندوؤں کے بھگوان شیو کی پرستش کی جاتی ہے۔ سرسوتی مندر وہ مندر ہے جہاں ہندوعقیدے میں مطابق علم و دانش کی دیوی سرسوتی کی پرستش کی جاتی۔ ہندوؤں میں سرسوتی دیوی کا سب سے مشہور مندر تلنگانہ ریاست کے نظام آباد ضلع کے باسر مقام پر ہے۔ اسی ہندوؤں میں دولت اور آسودگی کی دیوی لکشمی کے لیے جو مندر تعمیر کی جاتی ہے، لکشمی مندر کہلاتی ہے۔ان معروف دیوی اور دیوتاؤں کے علاوہ ہندوؤں میں کئی ہزار دیوی اور دیوتاہیں اور سب کے نام پر منادر تعمیر کیے گئے ہیں۔

کچھ اہم شخصیات کے نام پر بھی منادر بنائے جاچکے ہیں۔ ان بھارت میں عام طور سے بابائے قوم تسلیم کیے گئے موہن داس کرم چند گاندھی ہیں، جنھیں عوام میں مہاتما گاندھی کہا جاتا ہے۔اس کے علاوہ ان کے قاتل نتھورام گوڈسے کے نام پر بھی بھارت میں مندر موجود ہیں۔

مذہبی روایت کی بنا پر اکثر یہ مندر دریاؤں اور چشموں کے کنارے یا پہاڑوں کی چوٹی پر بنائے جاتے ہیں۔ حالاں کہ ایسے منادر کی کمی نہیں جو زمین ہی حدود میں سمٹے ہوئے ہیں۔

جین مت کے تہوار

جین مت سے تعلق رکھنے والے سادھو اپنے ہاتھوں میں کمنڈلی اور ایک ٹوکری رکھتے ہیں اور کھرے ہو کر بھیک وصول کرتے ہیں۔ دن میں ایک دفعہ کھانا کھاتے ہیں۔ وہ بھی سورج غروب ہونے سے قبل۔ اگر بھیک نہ ملے تو بھوکے ہی سو جاتے ہیں۔ اگر کھانے میں کوئی بال یا کیڑا مکوڑا نظر آجائے تب بھی کھانا نہیں کھاتے اور اگلے دن تک بھوکے رہتے ہیں۔ ہمیشہ ننگے پاؤں ہی چلتے ہیں۔ ہاتھ میں مور پنکھوں کی جو ٹوکری رکھتے ہیں اس سے اڑنے والے کیڑے مکوڑوں کو اڑاتے ہیں، تاکہ انہیں تکلیف نہ ہو۔ دوماہ میں ایک دفعہ اپنے ہاتھوں سے سر، داڑھی اور مونچھوں کے بال ہاتھ سے نوچتے ہیں۔ کمنڈلی میں گرم اور چھنا ہوا پانی رکھتے ہیں، مگر اسے پیتے نہیں بلکہ طہارت کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اپنی ناک پر ایک کپڑا بھی باندھ کر رکھتے ہیں تاکہ کوئی چھوٹا کیڑا سانس کے ذریعے ناک میں جانے کے بعد مر نہ جائے۔

❖ جین مت کی کتب

جین مت میں چار کتابیں مشہور ہیں: (۱) آنگس یا آنگا (۲) میولہ (۳) سوترا (۴) پالگا

❖ جین مت کی شخصیات

مہاویر کا اصلی نام وردھمان تھا اور مہاویر پیروکاروں کی جانب سے دیا گیا خطاب تھا۔ وہ مہاویر یعنی (مہا= عظیم، ویر= سورما) عظیم سورما کے نام سے جانا جاتا ہے۔ جین مت کے پیروکار انہیں ایک دیوتا مانتے ہیں۔ وردھمان 599 قبل مسیح میں پیدا ہوئے۔۔ وردھمان اور گوتم بدھ کی زندگی میں کافی مماثلتیں پائی جاتی ہیں۔ اتفاقاً یہ دونوں ایک ہی دور کے اور ایک ہی علاقے کے ہیں۔ وردھمان ایک شاہی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ 30 سال کی عمر میں بیوی، بیٹی اور گھر بار چھوڑ کر تارک الدنیا ہو گئے اور ایک ہی لباس میں گھر سے نکل گئے۔ فقیرانہ زندگی گزاری، کوئی سروسامان ساتھ نہیں رکھا۔ ایک ہی لباس میں رہتے رہے اور کسی قسم کا کوئی سامان پاس نہیں رکھا، حتیٰ کہ پانی کا پیالہ تک نہیں۔ بعد میں لباس پھٹ جانے پر برہنہ رہنے لگے۔ 43 سال کی عمر میں اپنے نظریات کو عوام کے سامنے رکھا اور اپنے نظریات کی تبلیغ شروع کی۔ 527 قبل مسیح وفات پائی۔ اس وفات پانے کو جین مت میں نروانا کہتے ہیں۔ آخری عمر تک بہت سے نوجوانوں کو تعلیم دیتے رہے۔ اہنسا (عدم تشدد) کا فلسفہ پیش کیا جو جین مت کا بنیادی اُصول ہے۔

ان کے مقدس مقامات میں سماتا کا پہاڑ جہاں مہاویر کا انتقال ہوا تھا، کوہ آبو راجستھان، شراون بیلا گولہ اور گومتھیشور کرناٹک مجسمہ ہے۔[29]

غیر الہامی یا غیر سامی ادیان میں ظلم و جبر نیز مساوی اقدار کا استحصال اور پامالی بھی خوب کی گئی ہے۔ بااثر طبقہ ان مذاہب میں نمایاں نظر آتا ہے، جبکہ محکوم اور غریب طبقہ ان کے زیر اثر اور زیر نگیں رہنے کی وجہ سے عدم اعتماد اور غیر یقینی کی صورتحال سے دوچار ہے۔ جس کی بنیادی وجہ تعلیمات اس مذہب کی بنیادی تعلیمات اور اخلاقی اقدار پر عمل درآمد نہ ہونا ہے۔

مقدسات کی تعظیم اسلام کی نظر میں:

دین اسلام میں مقدس مقامات اور عبادت کرنے والی جگہوں کو پاک صاف رکھنے، ان کی طہارت و نظافت کا اہتمام و التزام کرنے اور انہیں دوسری جگہوں سے ممتاز اور منفرد حیثیت والی جگہ قرار دینے کا درس دیا گیا ہے۔ مسجد میں مذہبی فرائض کی انجام دہی کے لیے انہیں پاک صاف رکھنے نیز ان کی دیکھ بھال کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ پھر ان جگہوں کی

Vol.5 No. 2 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

تعظیم کرنے اور ان کی عزت وتوقیر کی بجا آوری کے لیے بھی ہدایات جاری کی گئی ہے۔ بیت اللہ جیسے عظیم الشان اور عالی مرتبت جگہ کو اللہ کے شعائر سے تعبیر کیا گیا، پھر ان شعائر کی تعظیم و توقیر کرنے والے کو دلوں میں تقویٰ رکھنے والے قرار دیا گیا۔

{وَلَوْ لَا دَفْعُ اللهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَ بِيَعٌ وَّ صَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللهِ كَثِيْرًا وَ لَيَنْصُرَنَّ اللهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ اِنَّ اللهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ} [30]

"اور اگر اللہ بعض لوگوں کو دوسرے بعض لوگوں سے دور کرتا نہ رہتا تو راہبوں کی خانقاہیں اور کلیسائیں اور یہودیوں کے معبد اور ان جن مسجدوں میں اللہ کا بہت ذکر کیا جاتا ہے ان سب کو ضرور منہدم کر دیا جاتا اور جو اللہ (کے دین) کی مدد کرتا ہے اللہ اس کی ضرور مدد فرماتا ہے، بیشک اللہ ضرور قوت والا بہت غلبہ والا ہے"۔

ابن جریر کہتے ہیں کہ صحیح بات یہ ہے کہ راہبوں کے صومعے، عیسائیوں کے گرجے، یہودیوں کے کنیسے اور مسلمانوں کی وہ مسجدیں گرائی جاچکی ہوتیں جن میں اللہ کا بہت ساذکر کیا جاتا ہے کیونکہ کلام عرب میں یہ اسلوب مستعمل اور معروف ہے۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ یہاں اقل سے اکثر کی طرف ترقی ہے حتیٰ کہ بات مساجد تک پہنچ گئی جو دیگر عبادت خانوں کی نسبت زیادہ آباد ہیں اور جن میں عبادت کرنے والوں کی تعداد بھی زیادہ ہے اور ان کا قصد وارادہ بھی صحیح ہے"۔[31]

ذیل میں چند آیات طیبات احادیث مبارکہ اور تاریخی حقائق کی روشنی میں مقدسات کے احترام کے واقعات درج کیے جاتے ہیں جن سے واضح ہو گا کہ اسلام کی نظر میں مقدسات کا کتنا بلند وبالا مرتبہ ہے۔

۱۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہوا سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہ { اِنِّیْ اَنَا رَبُّکَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ اِنَّکَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی }[32]۔بے شک میں تیرا رب ہوں تو تو اپنے جوتے اتار ڈال بے شک تو پاک جگہ طویٰ میں ہے"۔وادی طویٰ کا مصداق اس کے بعد فرمایا بیشک آپ مقدس میدان طویٰ میں ہیں۔ ارض سیناء میں طور کے قریب ایک وادی کا نام طویٰ ہے، اللہ تعالیٰ نے اس وادی کو مقدس فرمایا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس سرزمین سے کفار کو نکال کر یہاں مومنوں کو آباد کر دیا تھا، حضرت ابن عباس اور مجاہد وغیرہ نے کہا طویٰ ایک وادی کا نام ہے، ضحاک نے کہا یہ پتھریلے کنوئیں کی طرح گہری اور گول وادی ہے، ابن طوی کا معنی پتھروں سے چنا ہوا کنواں ہے، جوہری نے کہا یہ وادی شام میں ہے۔

۲۔ اسلام کی کتاب عظیم میں ایک اور مقدس مقام کا تذکرہ اس انداز میں ہے۔

{سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ}[33]

"پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گئی جس کے آس پاس کی جگہ کو ہم نے بابرکت کیا ہے، تاکہ ہم اُنہیں اپنی قدرت کی کچھ نشانیاں دکھائیں، بیشک وہ خوب سننے والا، دیکھنے والا ہے"۔

اس آیہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس کے اردگرد ہم نے برکتیں دی ہیں، تاکہ ہم اس (عبد مکرم) کو اپنی بعض نشانیاں دکھائیں مسجد اقصی کے اردگرد جو برکتیں ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں کہ مسجد اقصی تمام انبیاء سابقین کی عبادت گاہ ہے اور ان کا قبلہ ہے، اس میں بکثرت دریا اور درخت ہیں، اور یہ ان تین مساجد میں سے ہے جن کی طرف قصداً رخت سفر باندھا جاتا ہے، اور یہ ان چار مقامات میں سے ہے جہاں دجال کا داخلہ ممنوع ہے، امام احمد نے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ:" دجال تمام روئے زمین میں گھومے گا، سوا چار مساجد کے، مسجد مکہ، مسجد مدینہ، مسجد اقصی اور مسجد طور"۔[34]

۳۔ اسلام کی کتاب عظیم میں ایک اور مقدس مقام کا تذکرہ اس انداز میں ہے۔{وَالطُّوْرِ}"اور (پہاڑ) طور کی قسم"۔

علامہ ابوالحسن علی بن محمد الماوردی التوفی ۴۵۰ھ طور کے معنی میں لکھتے ہیں:

۱۔ مجاہد نے کہا: سریانی زبان میں طور پہاڑ کا نام ہے۔

۲۔ حضرت ابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا: طور اس پہاڑ کو کہتے ہیں جس پر سبزہ پیدا ہو اور جس پر سبزہ پیدا نہ ہو اس پہاڑ کو طور نہیں کہتے۔ پھر جس پہاڑ طور کی اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی، اس کے مصداق میں تین قول ہیں:

۳۔ سدی نے کہا: یہ طور سیناء ہے

۴۔ ابن قتیبہ نے کہا: یہ وہ پہاڑ ہے جس پر اللہ عزوجل نے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے کلام فرمایا تھا۔

۵۔ کلبی نے کہا: یہ ایک غیر معروف پہاڑ ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کی قسم اس لئے کھائی ہے کہ پہاڑوں میں جو اللہ تعالیٰ نے نشانیاں رکھی ہیں ان کو یاد دلایا جائے۔[35]

چند وہ مقامات مقدسہ جن کا احترام اور ادب خدا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ کے ذریعے سکھایا۔ مولانا اشرف علی تھانوی صاحب نے واقعہ معراج بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

"جب آپ ﷺ منزل مقصود پر روانہ ہوئے تو آپ ﷺ کا گذر ایک ایسی زمین پر ہوا جس میں کھجور کے درخت بہت زیادہ تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ ﷺ سے کہا کہ اٹھ کر یہاں نماز (نفل) پڑھیے، آپ ﷺ نے نماز پڑھی، جبرئیل علیہ السلام نے کہا آپ ﷺ نے یثرب (مدینہ) میں نماز پڑھی، پھر ایک سفید زمین پر آپ ﷺ کا گذر ہوا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا (یہاں بھی) اٹھ کر نماز (نفل) پڑھئے، آپ ﷺ نے نماز پڑھی، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا، آپ ﷺ نے مدین میں نماز پڑھی پھر سفر شروع ہوا۔ اور آپ کا گذر بیت اللحم پر ہوا، آپ ﷺ سے وہاں بھی نماز پڑھوائی گئی، اور کہا گیا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔[36]

خدا کی پہچان اور اس کی محبت انسان کی فطرت میں رکھی گئی ہے، موحد ہو یا مشرک، خدا کی صحیح پہچان رکھتا ہو یا حقیقی معرفت سے بے بہرہ ہو، خالق کا پرستار ہو یا خالق کو مخلوق کے قالب میں تلاش کرتا ہو اور شجر و حجر، آگ پانی کی پوجا کرتا ہو، اس کی تہہ میں خدا کی محبت ہی کار فرما ہے، آتش پرست آتش کدے کیوں سلگاتے ہیں؟ انسان اپنے ہاتھوں سے

Vol.5 No. 2 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

رنگ برنگ کی خوبصورت مورتیاں کیوں بناتا ہے؟ گرجا گھروں میں ناقوس کیوں بجائے جاتے ہیں؟ یہود اپنی عبادت گاہوں میں گھٹنے کے بل کیوں کھڑے ہوتے ہیں؟ مسجدوں میں اذانیں کس کی طرف پکارنے کے لئے دی جاتی ہیں؟ یہ سب خدا کی محبت اور اس کی چاہت کے مظاہر ہیں، یہ اور بات ہے کہ اکثر قوموں نے خدا کی حقیقی پہچان کو کھو دیا ہے اور انھوں نے منزل کے بجائے راستہ اور خالق کے بجائے مخلوق ہی کو اپنا کعبہ مقصود بنا لیا ہے، پیغمبر اسلام دنیا میں اسی لئے تشریف لائے کہ انسانیت کو اس کے حقیقی خالق ومالک کے ساتھ جوڑ دیا جائے اور زندگی کے صحیح طریقوں کے ساتھ ساتھ خدا کی بندگی کا صحیح طریقہ انسان کو بتایا جائے لیکن بہر حال مختلف قوموں میں عبادت کے جو طریقے مروج ہیں، وہ در حقیقت انسان کی فطرت میں چھپی ہوئی آواز ہے، خدا کی محبت، خدا کی چاہت، خدا کو پانے کا شوق، خدا کو اپنے آپ سے راضی کرنے کا جذبہ، خدا کی چوکھٹ پر اپنی پیشانی کو بچھانا اور اس کے حضور اپنی ضرورت واحتیاج کے ہاتھ اٹھانا، مانگنا، رونا اور گڑگڑانا، یہ سب انسانی فطرت کا حصہ ہے اور یہ بجائے خود خدا کے وجود کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

کائنات میں واحد مذہب دین اسلام ہے جو ہر مذہب کے مقدسات اور عبادت گاہوں کا احترام سکھاتا ہے یاد رہے اللہ تبارک وتعالیٰ قادر مطلق ہے اور تہہ تہہ پر اس کی حکمرانی ہے؛ لیکن خدا کی جو عظمت اور جلالت شان انسان کے قلب وذہن میں رچی بسی ہے، اس کے تقاضا سے آدمی چاہتا ہے کہ خدا کی بندگی اور اس سے سرگوشی کے لئے پاک صاف جگہ ہو، جہاں سکون ہو، جہاں انسان کی روحانیت مادی آلائشوں سے آزاد رہ سکے اور وہ گھڑی چند گھڑی خدا کے حضور یکسو ہو سکے، اسی مقصد کے تحت ہمیشہ سے ہر قوم اور ہر علاقہ میں عبادت گاہوں کی تعمیر کا ذوق رہا ہے۔

حوالہ جات

(1) احبار، ۲۳: ۲۴ تا ۳۲ بحوالہ: رابرٹ وین ڈی ویئر، "یہودیت تاریخ، عقائد، فلسفہ"، مترجم: ملک اشفاق، بک ہوم۔لاہور، ص:۵۳، ۵۴

(2) www.wikipedia.com/ur, dated: 12-08-2019

(3) ایف۔ایس۔خیر اللہ، "قاموس الکتاب"، مسیحی اشاعت خانہ، فیروزپور روڈ۔لاہور، ص:

(4) اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب۔لاہور، پنجاب یونیورسٹی، ج:۶، ص:۷۰۳

(5) البقرۃ، ۲: ۱۲۴

(6) آلِ عمران، ۳: ۶۷

(7) آلِ عمران، ۳: ۶۵ تا ۶۸

(8) ابن کثیر، ابو الفداء، امام، "قصص الانبیاء"، مترجم: مولانا عطاء اللہ ساجد، دارالسلام۔لاہور، ص:۲۷۱

(9) www.wikipedia.com/ur, dated: 10-05-2019

(10) ایف۔ایس۔خیر اللہ، "قاموس الکتاب"، ص:۹۷۳

(11) سموئیل، ۵: ۴، ۵

(12) www.wikipedia.com/ur, dated: 08-06-2019

(13) ur.wikipedia.org/wiki, dated: 08-09-2019

(14) القدر، ۹۷: ۳

(15) بخاری، "الجامع الصحیح"، کتاب صلاۃ التراویح، باب التماس لیلۃ القدر فی السبع الاواخر

(16) الجمعۃ، ۶۲: ۹

(17) الکوثر، ۲:۱۰۸

(18) الحجر، ۱۵: ۱۴

(19) بخاری، "الجامع الصحیح"، کتاب المناقب، باب فضائل النبی، من صحب النبی ﷺ أو رآہ من المسلمین فھو من أصحابہ

(20) آل عمران، ۳: ۹۶، ۹۷

(21) الاسراء، ۱:۱۷

(22) جی۔این۔امجد۔الحاج، "اسلام اور دنیا کے مذاہب"، مفید عام کتب خانہ۔لاہور، ص:۳۸۱

(23) ایضاً، ص:۳۸۲، ۳۸۳

(24) یاسر جواد، "مذاہب عالم کا انسائیکلوپیڈیا"، مترجم: یاسر جواد، نگارشات۔لاہور، ص:۲۵۱

(25) ایضاً، ص:۲۵۲

Vol.5 No. 2 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

(185) https://ur.wikipedia.org/wiki/, Dated: 15-10-2019

(26)جی۔این۔امجد۔الحاج،”اسلام اور دنیا کے مذاہب“،ص:۳۴۱

(27)یاسر جواد،”مذاہب عالم کا انسائیکلوپیڈیا“، ۱۶۵تا۱۶۷

(28)جی۔این۔امجد۔الحاج،”اسلام اور دنیا کے مذاہب“،ص:۲۸۰

(29) https://ur.wikipedia.org/wiki/, Dated: 20-10-2019

(30)الحج،۲۲: ۴۰

(31)ابن کثیر، عماد الدین، ابو الفداء، امام، حافظ، ”تفسیر ابن کثیر“، مترجم: مولانا محمد خالد سیف، دار السلام۔لاہور، ج:۴، س:۲۰۷

(32)طٰہٰ، ۱۲: ۲۰

(33) الاسراء، ۱۷: ۱

(34)احمد بن حنبل، ”مسند احمد“، کتاب أحادیث رجال من أصحاب النبی ﷺ، حدیث رجل من أصحاب النبی ﷺ، الرقم:۲۳۶۸۴

(35)محمد الماوردی، ابو الحسن علی بن محمد، ”تفسیر الماوردی“، سورۃ الطور۔ آیۃ:۱، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔لبنان، ج:۵، ص:۳۷۶،

(36)تھانوی، اشرف علی، مولانا، ”نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ“، مشتاق بک کارنر۔لاہور، ص:۴۸